یکم اگست ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے دوسرے رکوع کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

الحمد ام القرآن ہے

یہ ایک سچی اور پکی بات ہے۔ الحمد شریف کے اندر تمام قرآن اللہ نے درج فرمایا ہے۔ الحمد شریف گویا خلاصہ ہے قرآن مجید کا۔

اللّٰہ تمام اسماء حسنیٰ کا جامع ہے

جیسا کہ اللہ کے جس قدر نام ہیں اللہ کے ماتحت ہیں، اللہ کا لفظ بیان فرما کر پھر صفات کاملہ کا بیان ہوتا ہے۔ اس واسطے اللہ کے معنوں کے نیچے ایک تو یہ بات ہے کہ وہ ساری خوبیوں کا جامع ہے۔ جہاں تنزیہ کا ذکر ہے وہاں اللہ کا ذکر لا کر یہ ذکر کرتا ہے کہ ہر عیب سے پاک ہے۔ ان دو باتوں کے بعد فرماتا ہے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ۔ (حم السجدۃ:۳۸)۔ چونکہ وہ

سارے محامد کا جامع اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزہ ہے اس لئے اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں۔ پھر اللہ کی صفت صمد ہے۔ صمد کے معنے خود ہی دوسرے مقام پر کھول کر بتائے ہیں۔ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَ اللّٰہُ ھُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ (فاطر:۱۶) تم سب محتاج ہو۔ غیر محتاج صرف اللہ کی ذات ہے۔ غرض اللہ کے لفظ کے جو معنی ہیں کہ ساری خوبیوں والا اور ساری برائیوں سے منزہ اور پاک معبود حقیقی' اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت ناجائز ہے۔ یہ خلاصہ ہے تمام کلام الٰہی کا اور اسی کا ذکر ہر رکوع بلکہ ہر آیت میں ہے۔

بعض کتابوں میں اللہ کا ذکر تک نہیں ہوتا

بخلاف اس کے دیگر کتابیں ہیں کہ ان کے صفحے کے صفحے پڑھ جاؤ' ان میں خدا کا نام تک نہ نکلے گا۔ بائبل میں ایک کتاب ہے۔ اس میں اللہ کا ذکر ضمیر کے رنگ میں بھی نہیں حالانکہ اسے بھی کتب مقدسہ میں سے سمجھتے ہیں۔ مگر قرآن مجید میں تو کوئی رکوع ایسا نہیں جہاں عظمت الٰہی کا ذکر نہ ہو۔

الحمد میں تین قوموں کا ذکر

الحمد میں تین قوموں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک منعم علیہم۔ دوم مغضوب علیہم۔ مغضوب کا فاعل نہیں بیان کیا۔ کیونکہ ان پر خالق بھی غضبناک ہے اور مخلوق بھی۔ سوم ضالین کا۔ اب اس کی تفصیل میں پہلے رکوع میں منعم علیہم کا بیان کہ وہ ایمان بالغیب رکھتے ہیں۔ مقیم الصلوٰۃ ہوتے ہیں۔ منفق فی سبیل اللہ ہوتے ہیں۔ مومن بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مِنۡ قَبۡلِکَ ہوتے ہیں اور مومن بالآخر۔ اس کے بعد مغضوبوں کا ذکر کیا کہ ان کے دل حق کے شنوا' زبان حق کی گویا نہیں ہوتی اور بہرے' اندھے تکالیف کے لحاظ سے عذاب میں ہوتے ہیں۔ اس لئے فرمایا وَ لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (البقرۃ:۸)۔ اب فرماتا ہے کہ ضال لوگ کس طرح ہوتے ہیں؟ یہ بیان دو رکوع میں ہے۔ چنانچہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالۡھُدٰی (البقرۃ:۱۷) فرما کر بتا دیا کہ یہ ضالین کا بیان ہے جنہوں نے ہدایت کے بدلے ضلالت کو مول لیا ہے۔ اور اس سے اگلے رکوع میں یُضِلُّ بِہٖ کَثِیۡرًا وَّ یَھۡدِیۡ بِہٖ کَثِیۡرًا وَّ مَا یُضِلُّ بِہٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِیۡنَ (البقرۃ:۲۷)۔ فرمایا کہ ضالین وہ ہیں جو بدعہد ہیں۔ غرض اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ کا نام متقی' مغضوب کا نام لَایُؤۡمِنُ۔ ضالین کا ذکر ان دو رکوعوں میں ہے۔

اب ایک اور بات قابل سمجھنے کے ہے۔ بہت سے لوگ پڑھے ہوئے یا ان پڑھ ایسے ہیں کہ انہوں

نے غضب ڈھایا ہے کہ وہ عمل کو جزو ایمان نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں عمل ہو یا نہ ہو عقیدہ تو اچھا ہے۔ بعض لوگوں نے تو یہاں تک اس میں غلو کر لیا ہے کہ وہ دعویٰ ایمان باللہ وبالآخرۃ کا کرتے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ "ما" کے بعد جو "ب" آئے تو معنے بالکل کے ہوتے ہیں۔ یعنی بالکل مومن نہیں۔

اب تم اپنی اپنی جگہ غور کرو کہ تمہارے اس دعوے کے ساتھ کہ ہم مومن ہیں' ہم احمدی ہیں' ہم مرزائی ہیں' دلائل کیا ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ تم کہو۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرة:۹) اور خدا تعالیٰ فرمائے۔ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (القبرة:۹)۔

دیکھو! ایسے لوگوں کے لئے فرماتا ہے کہ ان کے افعال کو دیکھیں تو اللہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ کہیں مخلوق کا لحاظ ہے' کہیں رسم و عادت کا' کہیں دم نقد فائدے کا۔ مگر انہوں نے اللہ کو کیا چھوڑنا ہے اپنے تئیں محروم کیا ہے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (ال عمران:۹۸) اور اس کا وبال ان کی اپنی جان پر ہے۔ ہمارے نبی نے تو تصدیق کو بھی اعمال سے گنا ہے۔ فرمایا اَلنَّفْسُ تَمَنّٰى وَ تَشْتَهِيْ وَ الْفَرْجُ يُصَدِّقُ (بخاری۔ کتاب القدر) انسان کا نفس کچھ خواہشیں کرتا ہے جن کا علم کسی کو نہیں ہوتا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ گویا عمل کا نام بھی تصدیق ہے۔ غرض اعمال ایمان کا جزو ہیں۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

صرف زبانی دعویٰ کرنے والوں کے دلوں میں' جنہیں نہ قوت فیصلہ' نہ تاب مقابلہ' مرض ہے۔ اللہ اس مرض کو بڑھائے گا اس طرح پر کہ جوں جوں اسلام کے مسئلے بڑھیں گے ان کے دل میں شبہات بڑھیں گے یا یہ عملی طور پر انکار کریں گے۔ پھر یہ چھوٹی سی جماعت کے مقابل میں گیدی ہیں تو بڑوں کے سامنے کیا کچھ بزدلی نہ دکھائیں گے یا تھوڑے مسائل کا فیصلہ نہیں کر سکتے تو بہت سے مسائل کا فیصلہ کیا کریں گے؟ چونکہ انہوں نے جھوٹا دعویٰ ایمان کا کیا اس لئے ان کو دکھ دینے والا عذاب ہے۔ ایسی مخلوق کو جب واعظ وعظ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ جو کام تم کرتے ہو اس کا نتیجہ خطرناک ہے' تم دنیا میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ توبہ' ہم فسادی ہیں؟ ہم تو "با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام" کے اصل پر چل کر سب کے ساتھ اپنا تعلق رکھتے ہیں اور بڑی سنوار والے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (البقرة:۱۳) یہی بڑے مفسد لوگ ہیں کہ دعوے زبان سے کچھ ہیں' ہاتھ سے کچھ کرتے ہیں۔ ایک نماز ایسی چیز ہے کہ کلمہ شہادت کے بعد کوئی عمل نماز کے برابر نہیں۔ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ جب تکبیر ہو جائے تو میں دیکھوں کون کون جماعت میں نہیں آیا اور ان کے

گھر جلادوں۔ مگر باوجود اس کے کئی لوگ جو نماز باجماعت نہیں پڑھتے، تم ان میں سے نہ بنو۔ منافق اصل میں بڑا مفسد ہوتا ہے۔ اس میں شعور نہیں ہوتا۔ خدا تمہیں سمجھ دے۔ جو میں نے کہا ہے اسے سمجھو۔

(الفضل جلد ا نمبر ۸---۶/ اگست ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

☆-☆-☆-☆